آہ! مفتی عالم اسلام شیخ ابن بازؒ ہم سے بچھڑ گئے

ابو عمار مدنی
سابق مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

فرمان الٰہی ہے " کل نفس ذائقہ الموت " ترجمہ ہر جان نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ اس دار فانی میں جو آیا اس نے یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ بقاء اور دوام صرف اور صرف ذات والا صفات اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہے۔ لیکن بعض ہستیوں اور شخصیتوں کا دنیا سے اٹھ جانا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مفتی اعظم سعودی عرب، عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت، ادارۃ البحوث العلمیہ کے صدر، علماء کی سپریم کونسل کے چیئرمین، علمی تحقیقات وافتاء کے چیئرمین، جامعہ اسلامیہ (اسلامک یونیورسٹی) کی مجلس اعلیٰ کے رکن اور سابق چانسلر، رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے رئیس اور مجلس اہل الدعوۃ الاسلامیہ کے ممبر شیخ ابن بازؒ کا شمار بھی ایسی ہی شخصیات میں ہوتا ہے جو 13 مئی 1999ء بروز جمعرات کو داغ مفارقت دے گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون۔) مرحوم اس قدر بڑے اداروں کے سربراہ ہونے کے باوجود نہایت سادہ، منکسر المزاج، درویش صفت، رحم دل، غمگسار اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم و مغفور فتویٰ کے باب میں معتمد تھے۔ وہ معاملہ فہم، صاحب بصیرت وسیع النظر اور متقی انسان تھے۔ انہیں سعودی سربراہ خاندان میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شاہ فہد اور ان کے خاندان والے انہیں سماحۃ الوالد کہہ کر پکارتے اور مملکت میں ان کی مداخلت کو شرف محسوس کرتے، کتنے ہی حکومتی احکامات ان کے مشورے سے معطل ہو جاتے۔ ڈش انٹینا اور سینما کا سعودی عرب میں آج تک ممنوع ہونا آپ ہی کا مرہون منت ہے۔ مرحوم کی عمر پندرہ سال تھی کہ بینائی سے محروم ہو گئے اس کے باوجود ان کی قلبی بصیرت ہر معاملے کو سمجھتی اور اسکے جائز و ناجائز ہونے کا فتویٰ صادر فرماتے۔ سعودی عرب تو کیا پورے عالم اسلام کی واحد شخصیت تھی جن کا ہر کوئی احترام کرتا تھا۔

> شیخ ابن بازؒ اپنے علم و فضل، زہد و تقویٰ، خشیت و للّٰہیت، جود و سخا اور اخلاق و کردار کی وجہ سے مسلمانوں کے ازہان و قلوب میں بستے رہیں گے۔

> 1381ھ میں اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا
> تو آپ اس کے وائس چانسلر مقرر ہوئے
> اور 1930ء میں چانسلر بنے اور 14 سال اس عہدہ پر فائز رہے۔

شیخ ابن باز مرحوم کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ اپنے علم و فضل، زہد و تقویٰ و طہارت، خشیت و للّٰہیت، جود و سخا اور اخلاق و کردار کی وجہ سے مسلمانوں کے ازہان و قلوب میں بستے رہیں گے۔ فقہی بصیرت میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، ہزاروں اہل بصارت نے ان کی صحبت سے استفادہ کیا اور بصیرت پائی۔

مرحوم 1320ھ میں ریاض میں پیدا ہوئے اور ہوش سنبھالتے ہی قرآن مجید حفظ کیا اور علم دین کی طلب میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے اپنے دور کے بڑے بڑے مستند و معتبر علمائے کرام سے استفادہ کیا جن میں سر فہرست درج ذیل ہیں۔

1- شیخ محمد بن عبداللطیف آل شیخ
2- شیخ سعد بن حمد العتیق

3- شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ

4- شیخ محمد بن فارس

اول الذکر جو کہ اس وقت مفتی اعظم تھے ان سے دس برس تک علوم شریعت حاصل کئے۔ 1357ھ میں تحصیل علم سے فراغت کے بعد قاضی متعین ہوئے۔ عہد قضاء پر فائز ہونے کے ساتھ آپ اشاعت علم کا کام بھی بھر پور طریقے سے سرانجام دیتے' شام کو عصر اور مغرب کے بعد طلبہ کو مسجد میں پڑھاتے۔ آپ بہت قوی حافظے کے مالک تھے ۔ایک ساتھی بیان کرتے ہیں کہ "بیت اللہ میں حج کے ایام میں ایک دن آپ نے درس دیا' طالب علم نے ان احادیث کو ایک بار ہی پڑھ دیا۔ شیخ نے کتاب میں مذکورہ ترتیب کے ساتھ ایک ایک حدیث کی شرح فرمائی اور احادیث کے متن زبانی پڑھے۔ ایک لفظ کی بھی تقدیم و تاخیر نہ ہوئی۔ قاضی کا منصب چھوڑنے کے بعد مرحوم ریاض کے ایک بہت بڑے دینی ادارے میں پروفیسر متعین ہوئے۔ آپ اس میں فقہ و حدیث پر عام فہم اور سبق آموز لیکچر دیتے اور اس کے ساتھ ساتھ ریاض کی جامع مسجد میں بھی درس دیتے۔ یہ سلسلہ تادم آخر جاری رہا۔

1381ھ میں جب اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا تو مرحوم کو حکومت نے وائس چانسلر مقرر کر دیا اور 1930ء میں آپ کو اسی یونیورسٹی کا چانسلر بھی بنا دیا گیا۔ مرحوم مدینہ منورہ میں 14 سال تک اسی عہدہ پر فائز رہے اور اس دوران میں عظیم القدر عالمی کارنامے سرانجام دیئے۔ عربی زبان کو عام کرنے کے لئے عالم اسلام میں ادارے قائم کئے' دعوۃ و لارشاد اور تبلیغ اسلام کے لئے اس یونیورسٹی کے اساتذہ اور فارغ طلبہ کو پوری دنیا میں بھیجا۔ مرحوم بہت بڑے مہمان نواز تھے' مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول کرتے' ان کا دستر خوان ہر ایک کے لئے برابر ہوتا تھا' جہاں بھی جاتے مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا' جو بھی ضرورت مند ان کے گھر یا دفتر میں پہنچ جاتا مرحوم اس کی جائز ضرورت خوش دلی کے ساتھ پوری کرتے' وہ ہر ایک سے ملاقات کرتے' ہر ملاقاتی یہ محسوس کرتا کہ شیخ نے اس کی بات غور سے سنی اور اس کے مسئلے کا حل فراہم کیا ہے۔ مرحوم کے یومیہ معمولات کچھ یوں تھے۔ تقریبا روزانہ 9 بجے صبح وہ دفتر پہنچتے اور ظہر تک وہاں رہتے۔ اس دوران وفود سے ملاقات کرتے' مسائل سنتے اور ان کے حل کی کوشش کرتے اور مشوروں سے نوازتے ظہر کی نماز کے بعد مہمانوں سے مل کر کھانا کھاتے اور مسائل پر گفتگو بھی کرتے۔ کھانے کے بعد عصر تک آرام کرتے' عصر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنے کے بعد مختصر درس دیتے اور گھر لوٹتے' مغرب تک مجلات' رسائل جرائد اور اخبار انکا مطالعہ کرتے۔ مغرب کی نماز کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو جاتا' عشاء تک یہی حال رہتا' نماز عشاء کے بعد گھر تشریف لے جاتے' شام کا کھانا کھاتے اور مسائل پر بحث بھی کرتے' رات کو 12 بجے آرام کرتے' صبح پھر نماز فجر ادا سے اٹھ کر نماز کی تیاری کرتے "مسجد میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد گھر میں آنے والے مہمانوں' سائلین اور فتوی طلب کرنے والوں کی درخواستوں پر غور کرتے۔

انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مابین اتفاق و اتحاد کو عام کرنے کی دعوت دی اور عالمی مسائل پر بھی اپنی نظر مرتکز رکھی۔ آزادی کشمیر کے بارے میں واشگاف الفاظ میں فتوی صادر فرمایا۔ وہ بہت بڑے عالم دین' سیاسی اور دینی بصیرت رکھنے والے انسان تھے۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود وہ 22 کتابوں کے مصنف و مولف تھے۔ انہوں نے فتح الباری شرح صحیح البخاری پر بھی تعلیق لکھی۔ راقم دعا گو ہے کہ اللہ تعالی انہیں اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ دیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : کسووا کے مسلمان

انہوں نے مسلمان بادشاہوں کے نام لکھا کہ ہر مسلمان کسووا کے مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہو کر ان کی امداد کرے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ "جو مسلمان اپنے بھائی کی جب تک امداد کرتا ہے اللہ تعالی اس کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔"

مفتی عام سعودی عرب نے اپنے مکتوب کے اختتام پر مظلوم مسلمانوں کے حق میں دعا فرمائی اور کہا کہ اللہ تعالی مسلمانان عالم کو فتح نصیب کرے اور امن کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے۔

سعودی عرب کی اہم سرکاری تنظیم

رابطہ عالم اسلامی نے اپنے ملک کے دوسرے رفاہی اداروں کا اجلاس بلا کر کسووا کے مسلمانوں کی امداد کو یقینی بنایا۔ رابطہ عالم اسلام کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالصالح عبید نے ان رفاہی اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ

بقیہ : صفحہ نمبر 23